چوہدری رستم علی صاحب

لاہوری مرزائی اور نبوت مرزا

لاہوری ترجمان کی علماء
اور مسلمانوں کے خلاف
مہم کا ایک جائزہ

لاہوری مرزائیوں نے چند ماہ سے اپنے ہفت روزہ پرچے پیغام صلح لاہور میں مسلمان علماء و اکابر مشائخ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف ایک مہم شروع کر رکھی ہے، جو شاید اس کے نئے مدیر پروفیسر خلیل الرحمٰن کی پیدا کردہ ہے اس کا مقصد مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کو الفاظ کے ہیر پھیر کے تحت اس طور سے پیش کرنا ہے کہ مرزا نبی بھی قرار پاتا رہے اور عام مسلمان اس کو محض مجدّد سمجھیں اس دو رنگی سے اس کا مقصد مسلمانوں کو ایک بار پھر دھوکا دینا اور اپنے مذموم مقاصد کو پورا کرنا ہے۔ پیغام صلح بار بار اعلان کر رہا ہے کہ مرزا ولیوں کے زمرے میں آتا ہے۔ اور اس کا دعویٰ نبوت دراصل محدثیت کے مترادف ہے۔ اور اس سے نفی نبوت ثابت ہوتی ہے۔

۱۱ر اگست ۱۹۷۶ء کے شمارے میں مدیر نے ایک اداریے میں یہاں تک لکھ دیا ہے:

"انصاف سے کہئے کیا اس وقت کے اور آج کے "علماء" اور اکثر "مشائخ" نے مسلمانوں میں اپنے اقتدار کو بچانے اور استحصالی طاقتوں کا ساتھ دینے کے لئے اسی حسد اور بغض کی بناء پر حضرت مرزا صاحب کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کر کے ان کے اور ان کی جماعت کے لئے بار بار فتنہ و فساد کی آگ نہیں بھڑکائی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی بے گناہی کی وجہ سے ان کو ہمیشہ اس آگ سے محفوظ رکھا۔"

جہاں تک استحصالی طاقتوں کے ساتھ دینے کا تعلق ہے۔ اس کے لئے ہم صرف اتنا عرض کریں گے کہ —— ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ پیغام صلح کو اپنے مجدّد زمان کی وہ شرمناک تحریریں پڑھنی چاہئیں جو استعماری طاقت انگریز کے حق میں اس کی نوّے کتب، الحکم، البدر وغیرہ میں محفوظ ہیں ان کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا جائے تو ایک باضمیر قاری مرزا کے انتہائی خوشامدانہ کردار پر اظہار تاسف کئے بغیر نہیں رہ سکتا خاص طور پر اسلامی ممالک میں جو تحریرات روانہ کی گئیں وہ انتہائی قابل مذمت اور سامراج کی حاشیہ برداری کا ذلیل نمونہ ہیں۔

دوسری بات کہ مسلمانوں نے مرزا کی طرف دعوئی نبوت منسوب کیا ایک ایسی لغو بات ہے جس کو پڑھ کر مدیر کی عقل پر ماتم کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مدیر موصوف کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مرزا خود مدعی نبوت تھا اور اس کا اپنا دعوئی اسکی کتب اور لاہوریوں کے "حضرت امیر" کی تحریرات میں موجود ہے۔ ہم چند تحریرات نمونے کے طور پر پیش کرتے ہیں اور لاہوری مرزائیوں کی فریب کاریوں کا پردہ چاک کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی وسیع پروپیگنڈا مہم کے ذریعے عامۃ الناس کو دھوکہ نہ دے سکیں۔

تحریرات مرزا | مرزا غلام احمد قادیانی لیکچر سیالکوٹ میں کہتا ہے :

"یہ نہایت مغرورانہ خیال ہے کہ کوئی یہ کہے کہ مجھے خدا کے نبیوں اور رسولوں کی ضرورت نہیں اور نہ کچھ حاجت۔ یہ سلب ایمان کی نشان ہے۔ اور ایسا انسان اپنے تئیں دھوکا دیتا ہے ..... لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبے پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں۔ جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب تم خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرو گے اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔ کیا نطفہ کہہ سکتا ہے کہ میں باپ کے ذریعے سے پیدا ہونا نہیں چاہتا۔ کیا کان کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہوا کے ذریعے سے آواز کو سننا نہیں چاہتے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نادانی ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے قدیم قانون پر حملہ ہو۔" (لیکچر سیالکوٹ مطبع قادیان صد ۳۱)

مرزا کی اس تحریر سے عیاں ہے کہ وہ اپنے لئے ایسی ہی نبوت کا مدعی ہے جیسے سابقہ انبیاء کی نبوت تھی۔ اس کے یہ الفاظ کہ "اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے" اور "خدا تعالیٰ کے قدیم قانون پر حملہ ہو۔" سے نبیوں کی آمد اور تسلسل کا قانون بعد از بعثت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے۔ اس لیکچر میں آگے مرزا نے کہا کہ :

"میرے دعوے کی نسبت اگر شبہ ہو اور حق جوئی بھی ہو تو اس شبہ کا دور ہونا بہت سہل ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے۔ اوّل عقل سے .... دوسرے پہلے نبیوں کی پیش گوئی، یعنی دیکھنا چاہیئے کہ پہلے کسی نبی نے اس کے حق میں یا اس کے زمانے میں کسی کے ظاہر ہونے کی پیش گوئی کی ہے یا نہیں۔؟ تیسرے نصرت الٰہی اور تائید آسمانی یعنی دیکھنا چاہیئے کہ اس کے شامل حال کوئی تائید آسمانی بھی ہے یا نہیں۔"

اس کے بعد کہتا ہے کہ :

"یہ تین علامتیں سچّے مامور من اللہ کی شناخت کے لئے قدیم سے مقرر ہیں۔ اب

اے دوستو! خدا نے تم پر رحم کر کے یہ تینوں علامتیں میری تصدیق کے لئے ایک ہی جگہ جمع کر دی ہیں۔ اب چاہو تم قبول کر دیا نہ کرو۔" ص ۴۹

مرزا اپنی بیوی کو ام المومنین قرار دیتے ہوئے کہتا ہے:

"خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی ہم کہتے ہیں ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو۔ پوچھنا چاہیئے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آکر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں۔؟ مسلم میں تو مسیح موعود کو نبی ہی کہا گیا ہے، اور قرآن شریف میں انبیاءؑ کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں قرار دیا گیا ہے۔"
(الحکم قادیان ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۱ء)

"ایمان درحقیقت وہی ایمان ہے جو خدا کے رسول کو شناخت کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ ہاں جو شخص سرسری طور پر رسول کے تابع ہو گیا اور اس کو شناخت نہ کیا۔۔۔۔۔ آخر وہ ضرور مرتد ہو گا جیسے مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور یہود اسکریوطی اور پانسو عیسائی مرتد حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں اور جموں والا چراغ دین اور عبدالحکیم خان ہمارے زمانے میں مرتد ہوئے۔" (حقیقت الوحی مطبع قادیان ص ۱۵۹)

اس حوالے سے عیاں ہے کہ مرزا اپنے آپ کو ایسے انبیاء میں شامل کرتا ہے۔ جن کو مان کر پلٹ جانے والوں کے لئے اسلام میں لفظ مرتد استعمال ہوتا ہے۔

امریکہ سے ایک انگریزنہ قادیان آیا، اس نے مرزا سے کچھ سوال کئے اس میں سوال ۲ اور مرزا کا جواب ملاحظہ ہو:

سوال: آپ نے جو دعویٰ کیا ہے اسکی سچائی کے دلائل کیا ہیں۔؟

جواب (از مرزا) "میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں اور آپ ان کو سچا مانتے ہیں جو دلائل ان کی صداقت کے اور ان کے نبی اور فرستادہ یقین کرنے کے ہیں وہ پیش کریں انہی دلائل سے میری صداقت کا ثبوت مل جائے گا، جن دلائل سے کوئی سچا نبی مانا جاسکتا ہے وہی دلائل میرے صادق ہونے کے ہیں میں بھی منہاجِ نبوت پر آیا ہوں ———
(الحکیم قادیان، مورخہ ۷ اپریل ۱۹۰۸ء)

کشتیٔ نوح میں مرزا لکھتا ہے:

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں سے آخری راہ ہوں اور

میں اس کے سب نوروں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ
میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (مطبع قادیان صہ ۵۶)

اربعین نمبر ۴ صہ ۶ حاشیہ میں مرزا لکھتا ہے :

"میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی
اس لئے خداتعالیٰ نے میری تعلیم اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے
موسوم کیا جیساکہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلك باعيننا ووحينا ان الذين يبايعونك
انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم ـــــــ یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو
ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ
خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے۔ جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو میری
وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے
اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔"

ایسے اور متعدد حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرزا مدعی نبوت تھا اور
مسلمانوں نے اس کی طرف دعویٰ نبوت منسوب نہیں کیا بلکہ یہ افترا پردازی اس کذاب کا شیوہ تھا۔

اب ہم لاہوریوں کے "حضرت امیر" مولوی محمد علی ایم اے کی بعض تحریریں پیش کر کے مدیر پیغام صلح
سے سوال کرتے ہیں کہ وہ یہ بتائے کہ ان میں نبوت سے کیا مراد ہے اور اس کا یہ دعویٰ کہ مرزا مدعی نبوت
نہ تھا کتنا لچر اور بیہودہ ہے۔

مولوی محمد علی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا مدیر تھا جو مرزا کے دعاوی کے پرچار اور مخالفین کے اعتراضات
کے جواب کے لئے شائع ہوتا تھا۔ اس کے جولائی ۱۹۰۴ء کے شمارے میں مولوی موصوف ایک عیسائی
معترض کے اس سوال کے جواب میں کہ دنیا کو اس وقت نبی کی ضرورت نہیں لکھتا ہے :

"انسان گناہ سے ایسے بچتا ہے جیساکہ وہ جلتی ہوئی آگ سے بچتا ہے اور بدی سے وہ ایسی
نفرت کرتا ہے، جیساکہ دنیا میں بری سے بری چیز سے نفرت کرتا ہے۔ مثلاً شراب خوری ایک ایسی بدی
ہے ---- یہ بدی جزیرہ نما عرب میں عین اس وقت میں پورے زور میں تھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے دس ہزار لیکچر وہ پاک تبدیلی پیدا نہ کر سکتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک الفاظ
نے پیدا کی ---- اس بات میں یہ جادو بھرا اثر کہاں سے آیا صرف اس وجہ سے کہ وہ لوگ یقیناً اس بات
کو جان گئے کہ شراب پینے میں اس خدا کی نارضامندی ہے۔ جیساکہ پیغمبر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے

تھے، اس قسم کے نبی کی واقعی دنیا کو ضرورت ہے نہ اس پادری نبی کی (حضرت عیسیٰ علیہ سلام کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے ---- مولف) جس کو سوائے خدا کے برگزیدوں اور پاک مذہبی اصولوں کو برا بھلا کہنے کے اور کچھ نہیں آتا۔ ایسا ہی ایک نبی اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، لیکن لوگوں نے اسی طرح اس کا انکار کیا جیسا کہ پہلے نبیوں کا۔ کاش کہ یہ لوگ اس وقت غور کرتے اور سوچتے کہ کیا وہ نشان ان کو نہیں دکھلائے گئے جو کوئی انسان نہیں دکھلا سکتا اور کیا وہ اسی طرح پر گنہ سے نجات نہیں دیتا جس طرح پہلے نبیوں نے دی اور ایک ہمہ علم اور ہمہ طاقت ہستی کے متعلق وہی یقین ان کے دلوں میں پیدا نہیں کرتا جو پہلی امتوں میں پیدا کیا گیا ایسا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔" (جلد ۳ ص ۸)

تفصیل میں جائے بغیر ہم مولوی محمد علی کی تحریرات کے حوالے درج کرتے ہیں جس میں اس نے مرزا کو مدعی نبوت (ریویو جلد ۵ ص ۱۱ ، جلد ۶ ص ۴) پیغمبر آخر الزمان (جلد ۶ ص ۳) موعود پیغمبر (جلد ۶ ص ۳) ہندوستان کا مقدس نبی (جلد ۳ ص ۱۱) برگزیدہ رسول (جلد ۴ ص ۲) انبیاء کی طرح معصوم (جلد ۵ ص ۴) مدعی رسالت (جلد ۵ ص ۵) وغیرہ کے علاوہ اسے ایسا ہی نبی بتایا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی تھے (ملاحظہ ہو حوالہ بالا جلد ۳ ص ۸)

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ "حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی معنی میں نبی ہیں۔" (جلد ۴ ص ۱) اور مرزا پہ کلام جبرائیل لاتا ہے۔ جلد ۵ ص ۲

مولوی محمد علی کا رسالہ میری تحریر میں لفظ نبی کا استعمال عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال کے طور پر ہماری نظر میں ہے۔ مدیر پیغام چاہے تو اسے ڈاکٹر بشارت احمد، خواجہ کمال الدین، مولوی احسن امروہوی اور خود جماعت کا مشترکہ بیان دربارۂ نبوت مرزا بطور آئینہ دکھایا جا سکتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت اور مسلمان اکابر کے خلاف مذموم کاروائیاں بند کر دے گا۔ □□